

سوال

اسلام کی دعوت کس طرح دی جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ عزوجل نے انسان کو پیدا کیا اور اسے زمین میں بسانے کے بعد ویسے ہی بیکار نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس کی ضروریات کھانے پینے اور لباس وغیرہ کا انتظام فرمایا اور مختلف ادوار میں ایسا منہج نازل فرمایا جس پر چلتے ہوئے وہ ہدایت یافتہ بن جائے ۔

انسانیت کی ہر زمانے اور دور میں اور ہر جگہ پر اصلاح اور سعادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ منہج پر چلنے اور اس کی اتباع کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے علاوہ جو بھی ہے اسے ترک کرنا ہوگا ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور یہ دین میرا راستہ ہے جو صراطِ مستقیم ہے تو اس پر چلو ، اور دوسری راہوں پر مت چلو اس لیے کہ وہ راہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے جدا کر دیں گے اس کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے تاکید کی حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو الانعام (153) ۔

اسلام آسمانی ادیان میں سے آخری دین اور قرآن کریم آسمانی کتابوں میں آخری کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء و رسل میں آخری نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس دین کو سب لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور ان سب کو جنہیں یہ قرآن پہنچے ڈراؤں الانعام (19) ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

آپ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں الاعراف (158) -

اوردعوت اسلام کا عمل سب اعمال سے افضل ہے اس لیے کہ اس دعوت و تبلیغ میں لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف راہنمائی اور ہدایت ملتی اور انہیں دنیا و آخرت کی سعادت مندی نصیب ہوتی ہے -

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور اعمال صالحہ کرے اور یہ کہے کہ یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں فصلت (33) -

اوردعوت الی اللہ کا کام کرنا بہت ہی اچھا پیغام اور انبیاء و رسل کا طریقہ ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ ان کی زندگی اور ان کی رسالت دعوت الی اللہ اور ان کے پیروکاروں کا طریقہ بھی دعوت الی اللہ ہی ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے میں اور میرے متبعین پورے یقین و بصیرت اور اعتماد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بلارہے ہیں ، اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں یوسف (108) -

عمومی طور پر مسلمان اور خصوصی طور پر علماء کرام اسلام کی دعوت دینے کے مامور ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے :

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے ، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں آل عمران (104) -

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(میری طرف سے دوسروں کو تبلیغ کرو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو) صحیح بخاری حدیث (3461) -

دعوت الی اللہ کا کام ایک عظیم الشان اور جلیل القدر عمل ہے جس کے ذریعہ لوگوں کو اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی طرف لایا جاتا اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف منتقل کیا جاتا اور شرکی جگہ خیر و بھلائی اور باطل کی جگہ حق لایا جاتا ہے -

لہذا جو بھی دعوت الی اللہ کا کام کرنا چاہتا ہے اسے علم و فقہ اور صبر و حلم اور نرمی و مہربانی کی ضرورت پڑتی اور اس کا محتاج ہوتا ہے اور اسے مال و دولت اور وقت صرف کرنا پڑتا ہے اور اسے لوگوں کے حالات و عادات کا علم

بھی رکھنا ہوتا ہے تا کہ انہیں صحیح طریقے سے دعوت دی جاسکے ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دعوت کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا :

لوگوں کو اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیئے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راست پر چلنے والوں سے بھی پوری طرح واقف ہے النحل (125) ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان نرم دل ہیں اور اگر آپ بد زبان سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے دور ہوا گ جاتے آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں ، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں ، بے شک اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے آل عمران (159) ۔

اور بعض اوقات دعوت الی اللہ کا کام کرنے والے کو دعوتی کاموں میں بحث و جدال کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور پھر خاص کراہل کتاب کو دعوت دیتے ہوئے یہ ضرور پیش آتا ہے اس کے بارہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب معاملہ بحث اور جدال و مناقشہ تک جا پہنچے تو ہمیں اچھے اور احسن انداز سے بات چیت اور بحث کرتے ہوئے نرمی اور مہربانی سے کام لے کر اسلام کی مبادیات ان کے سامنے اسی طرح صاف شفاف رکھنی چاہیے جس طرح کہ ان کا نزول ہوا ہے اور اس میں ہیں نرمی سے کام لینا چاہیے نہ کہ جبر و سختی سے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ عمدہ اور اچھے طریقے سے کرو مگر ان کے ساتھ جوان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کردہ کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی ہے اور ہمارا اور تمہارا الہ و معبود ایک ہی ہے اور ہم سب اسی کے حکم کے مطیع ہیں العنکبوت (46) ۔

دعوت الی اللہ میں فضل عظیم اور اجر جزیل پایا جاتا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی کسی کو ہدایت کی راہنمائی کی اسے عمل کرنے والے جتنا ہی اجر و ثواب حاصل ہوگا اور ان کے اجر و ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی ، اور جس نے بھی گمراہی کی دعوت دی اسے اس پر عمل کرنے والے کی طرح گناہ ہوتا ہے ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی) صحیح مسلم حدیث نمبر (2674) ۔

توجب مادیت کی تعمیر و ترقی کی تکمیل صبر و جہد و کوشش کی محتاج ہے تو پھر نفوس کی تعمیر اور انہیں حق پر لانے کے لیے بھی صبر و جہد اور کوشش اور قربانی کی زیادہ ضرورت ہے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے کفار و یہود اور منافقین کی اذیت پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا جنہوں نے انہیں جھٹلایا اور انہیں توڑنے اور مذاق کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور مجنون کہا اور ان پر شاعریا کاہن ہونے کی تہمت لگائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی صبر و تحمل سے کام لیا حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے ان کی مدد فرمائی اور دین اسلام کو غالب فرمایا لہذا داعی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا ضروری ہے ۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

پس آپ صبر کریں یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے آپ کو وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے ہلکا (بے صبری) نہ کریں الروم (60) ۔

توسب مسلمانوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی و اطاعت واجب اور ضروری ہے لہذا دعوت اسلام دیتے وقت ان کے راستے پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تمام تکلیفوں کو برداشت کرنا اور صبر و تحمل کرنا ضروری اور واجب ہے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کیا ۔

اللہ جل شانہ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہر اس شخص کے لیے عمدہ نمونہ موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے الاحزاب (21) ۔

امت کی سعادت و فلاح و کامیابی دین اسلام کی اتباع اور اقتدا کرنے میں ہی ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی سب لوگوں کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہے ۔

اس کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے اطلاع نامہ کہ اس کے ذریعہ سے ہوشیار کر دیے جائیں اور بخوبی معلوم کر لیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ سوچ سمجھ لیں ابراہیم (52) ۔